

شیخ عابد سندھی کے اسلوب تحقیق کا جائزہ
(المواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ کی روشنی میں)

AN ANALYSIS OF SHEIKH ABID SINDHI`S METHODOLOGY, IN THE LIGHT OF AL-MAWHIB-UL-LATIFAH-SHARH-MUSNAD-E-IMAM ABI HANIFA

1. **Abdul Ghaffar Madani**
Assistant Professor, Shaheed Benazir Bhutto University, Sanghar Campus, Sindh, Pakistan
Email: abdulghaffar_sng@sbbusba.edu.pk
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0001-5053-1844

2. **Hosh Mohammad**
Lecturer (Islamic Studies), Shaheed Benazir Bhutto University, Shaheed Benazir Abad, Sindh, Pakistan.
Email: hoshbaloch@sbbusba.edu.pk
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0002-1581-2170

To cite this article:
Madani, Abdul Ghaffar, and Hosh Mohammad. "AN ANALYSIS OF SHEIKH ABID SINDHI`S METHODOLOGY, IN THE LIGHT OF AL-MAWHIB-UL-LATIFAH-SHARH-MUSNAD-E-IMAM ABI HANIFA." The Scholar-Islamic Academic Research Journal 7, no. 1 (June 30, 2021). 22–38

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar2

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 7, No. 1 || January -June 2021 || P. 22-38
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue12urduar2
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/ issue12urduar2
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2021-06-30

شیخ عابد سندھی کے اسلوب تحقیق کا جائزہ

(المواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ کی روشنی میں)

AN ANALYSIS OF SHEIKH ABID SINDHI`S METHODOLOGY, IN THE LIGHT OF AL-MAWHIB-UL-LATIFAH-SHARH-MUSNAD-E-IMAM ABI HANIFA

Muhammad Ishaq, Khalil ur Rehman

ABSTRACT:

Sheikh Abid Sindhi (1776-1841) was one of the most prominent Islamic scholars and prolific authors of Sindh. His expertise in various disciplines of Islamic knowledge is unparalleled. He had made a great contribution in Hadith and fiqh and other Islamic literature. No doubt, Musnad e Imam Abu Hanifa is considered one of the important reference books in the jurisprudence of Imam Abu Hanifa, Many Hanafi Scholars have produced commentary of this book. Sheikh Abid Sindhi also wrote a commentary of this book known as Al-Mawhib ul latifah shrh Musnad e Imam Abi Hanifa, this commentary is very comprehensive, extensive and authoritative commentary in every aspect. It is also an analytical and explanatory study of Musnad e Imam Abu Hanifa. Sheikh Abid Sindhi proved that the Musnad e Imam Abu Hanifa is filled with authentic Hadith. He cited a large number of Hadith in this commentary from Sihah e Sitta and other reliable and authentic books of Hadith to make this book more authentic. He collected the academic pearls from Holy Qur`an, Hadith and fiqhi books, and also discussed with other themes like principles of Hadith and history of narrators. In other words, he addressed all aspects required in the explanation of Hadith. This article is intended to understand the author's research method and importance of this book.

KEYWORDS: Musnad, Abu Hanifa, Al Mawhib ul latifah, Sheikh Abid Sindhi, Methodology

کلیدی الفاظ: مسند، ابو حنیفہ، المواہب اللطیفہ، شیخ عابد سندھی، اسلوب

کسی بھی قوم کی ترقی و عروج کا ایک اہم ذریعہ تحقیق و جستجو بھی ہے، تحقیق ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے تخلیقات، انکشافات و معلومات کے متنوع جزیروں کی دریافت و بازیافت ہوتی ہے، تحقیق عربی زبان میں باب تفعیل کا اسم مصدر ہے، لغت میں اس کی معنی ہے ثابت کرنا، ثبوت فراہم کرنا، اور یہ باطل کی ضد ہے۔ صاحب تاج العروس تحقیق کے بارے میں لکھتے ہیں: کسی معاملے کی تحقیق کرنا یعنی کامل چھان بین کر کے مکمل یقین ہو جانا، اور کسی شے کی حقیقت وہ ہوتی ہے جو یقینی طور ثابت ہو اور اہل لغت کے نزدیک اپنی اصلی معنی میں استعمال ہوا ہے۔[1] مستند و معتمد تحقیق صرف لفظوں کو موزوں جملوں اور عمدہ ترکیب میں استعمال کرنے سے عبارت نہیں، ڈاکٹر عبدالقادر قاضی رقم طراز ہیں: تحقیق صرف الفاظ کو گرامر کے اصولوں کے مطابق جمع کرنے کا نام نہیں، تحقیق صرف اپنی معلومات کا انبار لگا دینے کا نام بھی نہیں، اور تحقیق میں ضروری ہے کہ معلومات اس طور پر سامنے لائی جائیں کہ ان کا منطقی ربط بھی باقی رہے اور قاری کو نتائج اخذ کرنے میں دشواری بھی نہ ہو۔[2]
ڈاکٹر عبدالحمید عباسی تحقیق کی تعریف یہ کرتے ہیں: تحقیق کے معنی ہیں کسی مسئلہ (موضوع) کے بارے میں ایسے اسلوب سے کھوج لگانا کہ اس کی اصلی شکل خواہ معلوم ہو یا غیر معلوم اس طرح نمایاں ہو جائے کہ کسی قسم کا ابہام نہ رہے۔[3] تحقیق کے حوالے سے ڈاکٹر ملک خالق داد کی تعریف جامع لگتی ہے، آپ لکھتے ہیں: بکھرے ہوئے مواد کو نئی اور قابل استفادہ ترتیب دینا، قدیم حقائق کے لئے جدید اسباب تک رسائی حاصل کرلینا، یا قلیل اور منتشر معلومات کو ایک مضمون کی شکل میں یکجا اور منظم کر دینا تحقیق ہے۔[4]

علمائے اسلام نے مختلف علوم میں تحقیق و تدقیق کے سلسلے میں جو قابل قدر کاوشیں کی ہیں، اس بات کے دنیا کے مختلف کتب خانوں میں موجود علمی تراث اور کتب و مخطوطات شاہد ہیں، برصغیر پاک و ہند میں بھی بہت سے محقق پیدا ہوئے جن کی کتب

---

(1) Zabidi, Muhammad Murtaza, Taj al Arus, Beirut, Dar-al hidayah, vol 25, p 166.

(2) Qazi, Abdul Qadir, Tahqeeq kay usool, Islamabad, Muqtadra Qaumi Zaban, p 03.

(3)Abbasi, Abdul Hameed, Usul-e-Tahqeeq, Islamabad, National book foundation, p 77

(4) Malik, Dr Khaliq Dad, Tahqeeq-o-Tadween ka tariqa, lahore, Oriental Books, p 40.

وتحقیقات سے ایک عالم مستفید ہو رہا ہے، برصغیر میں سندھ وہ عظیم مردم خیز خطہ ہے جس میں مختلف نابغہ روزگار ہستیوں کا ظہور ہوا، جن کے علمی غلغلے کی گونج عالم اسلام میں سنی گئی، جن کی شہرت نے چار دانگ عالم میں لوگوں ورطہ حیرت میں ڈال دیا،ان عبقری شخصیات میں سے رئیس العلماء شیخ محمد عابد سندھی بھی معروف ہیں۔

شیخ عابد سندھی کا مختصر تعارف:

رئیس العلماء شیخ محمد عابد بن احمد علی بن شیخ الاسلام محمد مراد سندھی ۱۱۹۰ھ میں سندھ کے قدیم علمی مرکز سیہون کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے،آپ کا سلسلہ نسب چوبیسویں پشت میں جلیل القدر صحابی، میزبان رسول حضرت ابوایوب انصاری سے جاملتا ہے۔ شیخ عابد سندھی نے ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے والد احمد علی اور چچا شیخ محمد حسین انصاری اور دادا شیخ الاسلام محمد مراد انصاری سے حاصل کی، پھر کمسنی میں ہی آپ نے اپنے والد، چچا اور دادا کے ساتھ ۱۱۹۴ھ میں حرمین شریفین کے سفر کی سعادت پائی، کچھ عرصہ وہاں قیام پذیر رہے اور حرمین شریفین کے جید علماء و مشائخ سے مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل کی،اس کے بعد اپنے چچا شیخ محمد حسین انصاری کے ساتھ یمن کا ۱۲۰۸ھ میں سفر کیا اور وہاں کے کثیر نامور علماء و مشائخ سے فیضیاب ہوتے رہے، یمن میں رہنے کے دوران وہاں کے علمی طبقے میں خوب شہرت پائی، نیز یمن کے ارباب اقتدار بھی ان کے حلقہ عقیدت میں شامل ہوئے،ان کی شادی یمن کے وزیر علی عماری کی بیٹی سے ہوئی، مختلف اسلامی ممالک کے اسفار کئے، سندھ بھی آتے رہے اور آخر میں آپ نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کرلی اور آپ کے علم وفضل سے متاثر ہو کر مدینہ منورہ کے علماء و مشائخ نے آپ کو رئیس العلماء کے لقب سے نوازا، شہر مصطفی میں علم و معرفت کی شمع روشن رکھتے ہوئے ۱۲۵۷ہجری میں آپ عازم سفر آخرت ہو کر جنۃ البقیع میں آسودہ خاک ہوئے۔(5)

رئیس العلماء شیخ محمد عابد سندھی کثیر علوم و فنون میں کامل مہارت واعلیٰ بصیرت رکھتے تھے،آپ کو کثیر اہل علم سے اجازت حدیث ودیگر کتب کی اجازت حاصل تھی، اپنی اسانید وتراجم کی کتاب ''حصر الشارد من اسانید محمد عابد'' میں تفسیر، علم تفسیر، علم قراءت، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، تصوف، طب، معانی، بیان، منطق، صرف، نحو وغیرہ مختلف علوم کی کثیر اسانید ضبط تحریر کی ہیں، یہ کتاب تقریباً ۱۳۰۰ سے زائد کتب کی اجازات واسانید پر مشتمل ہے، حصر الشارد کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں: یہ میری بعض اسانید واجازات ہیں جبکہ میں نے بہت سے اسانید واجازات طوالت کے خوف سے تحریر نہیں

(5)Al-Shawkani, Muhammad bin Ali, Al-Badr at-tali, Beirut, Dar al-Ma'rifa, vol 2, p 227 & Hasani, Abdul Hay bin Fakhar uddin, Nuzhat-al-Khawatir, Beirut, Dar Ibn e Hazam, vol 07, p 1096 & Dr, Saa'id bin Muhammad Bakdash, Al imam, al faqeeh, Al Muhadith, Shaikh Abid Sindhi, Beirut, Dar-al Bashaer, p 107.

کیں۔(6) شیخ عابد سندھی نے حصر الشارد میں جن کثیر علوم وفنون کا ذکر کیا ہے ان میں سے اکثر میں ان کو تبحر حاصل تھا، جس کی گواہی ان کے مختلف علوم وفنون سے مزین مطبوعہ ومخطوطہ کتب دیتی ہیں۔

شیخ عابد سندھی تحقیق کے حوالے سے منفرد شناخت رکھتے تھے، آپ کا کتب خانہ نفیس ونادر اور متنوع کتب کے حوالے سے مدینہ منورہ میں معروف تھا، جو کہ بعد میں مکتبہ محمودیہ میں ضم کر دیا گیا تھا، بقول ڈاکٹر سائد بکداش، مکتبہ محمودیہ میں موجود اکثر کتب آپ ہی کی وقف کردہ ہیں۔(7) آپ خود کتابت میں کمال سرعت ومہارت رکھتے تھے، شیخ عابد سندھی نے استفادے میں آسانی کی غرض سے بخاری شریف کی مشہور شرح فتح الباری کو ایک جلد میں خود تحریر کیا، اسی طرح حدیث کی مشہور کتاب مجمع الزوائد کو بھی ایک جلد میں نقل کیا، محقق حدیث شیخ محمد شاکر نے سنن ترمذی کے مقدمے میں لکھا کہ میں نے ترمذی کی تصحیح کے دوران شیخ عابد سندھی کے تقابل وتصحیح کردہ ذاتی صحاح ستہ کے نسخے کو سامنے رکھا کہ اس میں موجود سنن ترمذی کا نسخہ ترمذی کے تمام نسخوں میں صحیح ترین نسخہ تھا، مکمل صحاح ستہ کو شیخ عابد نے ۱۲۱۱ھ میں ۵۷۵ اوراق میں نقل کروایا تھا اور تصحیح وتقابل میں بنفس نفیس شامل رہے، مکمل صحاح ستہ کا یہ نسخہ موطا امام مالک ۵۰، بخاری ۱۵۴، مسلم ۱۲۰، سنن نسائی ۸۸، سنن ابی داود ۶۴، سنن ترمذی کے ۹۹ اوراق پر مشتمل ہے۔(8) آپ کی حیات مبارکہ کا ایک ایک لمحہ تحصیل وفروغ علم میں گذرا تھا، آپ مطالعے کے اس قدر شائق تھے کہ صحاح ستہ کو صرف چھ مہینوں میں روایۃً ودرایۃً ختم کیا کرتے تھے۔(9)

تصانیف وتالیفات:

محدث حجاز شیخ عابد سندھی درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصانیف وتالیفات میں بھی پورے انہماک سے مشغول رہے، آپ صاحب تصانیف کثیرہ تھے، ان کی وقیع وعلمی تصانیف میں سے چند مطبوعہ تصانیف کے نام یہ ہیں: ۱۔ ترتیب مسند امام ابی حنیفۃ ۲۔ ترتیب مسند امام الشافعی ۳۔ المواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ ۴۔ منحۃ الباری فی جمع روایات صحیح البخاری ۵۔ حصر الشارد ۶۔ مجموع اجازات ورسائل (۱۶ رسائل مع مجموع اجازات) جو کہ شیخ احسن عبد الشکور کی تحقیق سے تین جلدوں میں بحرین سے شائع ہوئے۔ ۷۔ الرسائل الخمس، یہ رسائل مفتی محمد جان نعیمی کی تحقیق سے عربی واردو میں شائع ہوئے ہیں

(6) Sindhi, Abid bin Ahmad Ali, Hasar-us-Sharid, Riyadh, Makaba-al-Rushd, vol 02, p1709.

(7) Saa'id Bakdash, Shaikh Abid Sindhi, p 229

(8) Ibid. p 223

(9) Sindhi, Abid bin Ahmad Ali, Tawali-al-Anwar, Makkah, Jamia Um ul Quraa, Microfilm No: 116 Hanafi, vol 2, p 722

۔جبکہ غیر مطبوعہ کتب جن میں: معتمد الالمعی المهذب فی حل مسند الامام الشافعی المرتب، حاشیہ تفسیر بیضاوی، طوالع الانوار شرح الدر المختار، شرح تیسیر الوصول، روض الناظرین فی اخبار الصالحین وغیرہ کتب ورسائل ارباب علم و دانش کے یہاں معروف ہیں۔

''المواہب اللطیفہ'' کا تعارف اور لکھنے کا مقصد:

امام اعظم ابو حنیفہ اپنے تلامذہ کو مسائل فقہ سکھاتے ہوئے جو روایات بطور دلیل بیان کرتے تھے ان روایات کو آپ کے مختلف تلامذہ نے جمع کیا جو کہ مسند کے نام سے معروف ہیں، اور بقول علامہ زاہد کوثری کے ان مسانید کی تعداد ۱۵ سے زائد ہے، جن میں سے ۱۵ مسانید کو امام محمد بن محمود الخوارزمی (متوفی ۶۵۵ھ) نے ''جامع مسانید امام ابی حنفیۃ النعمان'' کے نام سے جمع کیا ہے۔(10) بعض اہل علم کے نزدیک امام اعظم سے منسوب مسانید کی تعداد ۳۰ سے زائد ہے، ان مسانید میں سے محدث ہند شاہ عبد العزیز دہلوی (متوفی ۱۲۳۹ھ) کے مطابق دو مسانید زیادہ معروف و مشہور ہیں، ان میں سے ایک حافظ الحدیث امام محمد بن یعقوب حارثی (متوفی ۳۴۰ھ) کی مسند حارثی اور دوسری حافظ الوقت حسین بن محمد خسرو (متوفی ۵۲۳ھ) کی مسند ابن خسرو۔(11) حافظ الحدیث علامہ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی کی جمع کردہ مسند مقبول ترین، معروف و معتمد ہے، مسند حارثی کا اختصار مشہور حنفی محدث موسیٰ بن زکریا حصکفی (متوفی ۶۵۰ھ) نے کیا، شیخ عابد سندھی نے اس مسند کی ترتیب و تہذیب کرتے ہوئے فقہی ابواب پر مرتب کی جو کہ اب احناف میں متداول و معتمد ہے۔

شیخ عابد سندھی کے علم حدیث کے متعلق وقیع علمی و تحقیقی کتب ورسائل دیکھ کر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ آپ بلند پایہ محدث و متبحر عالم تھے، خصوصاً علم حدیث میں مہارت تامہ رکھتے تھے، یہ کتاب مواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ علم حدیث میں ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے، اس میں مسند ابو حنیفہ کی توثیق و تائید میں کثیر احادیث پیش کر کے امام ابو حنیفہ کے احادیث کے حوالے سے منفرد ہونے کے اعتراضات کو رفع کیا ہے۔ اس شرح کے لکھنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے شیخ عابد سندھی رقم طراز ہیں: مجھے شیخ علامہ فہامہ، امام المحققین و سند المحدثین شیخ صالح فلانی سے مسند ابی حنیفہ للحصکفی و جامع مسانید للخوارزمی کی اجازت حاصل ہے، میں نے ان دونوں مسانید کے نسخوں کو اغلاط بلکہ تحریف و تصرف سے خالی نہیں پایا، ملا علی قاری کی مسند امام اعظم کی شرح دیکھی تو اس میں بھی کثیر اغلاط پائیں، شاید شارح نے غیر صحیح نسخے

---

(10)Al Kosari, Muhammad Zahid, Taneeb Ul Khateeb, Beirut, Dar-al Bashaer, p 305.

(11)Dehlvi, Sheikh Abdul Aziz, Bustan ul Muhadiseen, UP, Mufti Illahi Bux academy, p 73.

سے شرح کی اس وجہ سے یہ شرح غلط تاویل و تعبیر سے خالی نہیں ہے اور میں اس شرح میں مختلف مقامات پر ان اغلاط پر تنبیہ بھی کروں گا۔ لہذا جب میں مسند ابی حنیفہ کو فقہی ابواب پر ترتیب دینے سے فارغ ہوا تو مسند کی احادیث کی شرح لکھنے کا ارادہ کیا تاکہ مشکل الفاظ کی توضیح کر سکوں، نیز مرسل احادیث کو مرفوع اور منقطع احادیث کو موصول کر دوں، مزید یہ کہ اگر قوی و ثقہ محدث نے وہ حدیث بیان کی تو اس کی بھی تخریج کر دوں۔ میں نے صحاح ستہ، مسند شافعی، مسند احمد، موطا امام مالک، سنن دار قطنی، بیہقی، معجم طبرانی اوسط، صغیر، کبیر و مسند بزار وابی یعلی وغیرہا مشہور کتب سے استفادہ لیا ہے۔ حتی المقدور کوشش کی ہے کہ مسند کی تمام احادیث کے توابع کو ذکر کیا جائے تاکہ یہ گمان نہ رہے کہ امام ابو حنیفہ اپنے شیخ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں، اگر متابع حدیث نہ ملی اور مروی احادیث مذکورہ کتب میں موجود ہیں تو ان کو بھی بیان کر دیا ہے، نیز شواہد[12] ملے تو ان کو بھی نقل کر دیا ہے، اختلافی مسائل کو بھی حتی الوسع بیان کر دیا ہے۔[13]

شروحات مسند امام ابی حنیفہ:

مسند امام ابی حنیفہ کی کافی اہل علم نے اپنی علمی بساط کے مطابق شروحات ضبط تحریر کیں ہیں، ان شروحات میں مشہور حنفی عالم ملا علی قاری (متوفی ۱۰۱۴ھ) کی شرح ''مسند الانام فی شرح مسند الامام'' عوام و خواص میں معروف و متداول ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے بھی جامع المسانید کی شرح تحریر کی جس کا نام ''التعلیقة المنیفة فی شرح مسند ابی حنیفة'' ہے۔ مشہور حنفی فقیہ و حافظ الحدیث قاسم بن قطلوبغا (متوفی ۸۷۹ھ) نے بھی دو جلدوں میں جامع المسانید کی شرح کی، جمال الدین محمود بن احمد قونوی (متوفی ۷۷۱ھ) کی مختصر شرح ''المستند في شرح المعتمد''، عثمان بن یعقوب بن حسن کماخی (متوفی ۱۱۷۱ھ) کی شرح ''تنویر السند فی ایضاح رموز المسند'' اور علامہ مرتضی زبیدی کی بھی شرح مسند اہل علم کے یہاں معروف ہیں، ماضی قریب میں مولانا محمد حسن سنبھلی نے بھی مسند کی شرح ''تنسیق النظام فی شرح مسند الامام'' کے نام سے

---

[12] پیراگراف میں موجود اصطلاحات حدیث کی تعریفات: مرسل حدیث: وہ حدیث جس کی سند سے تابعی کے بعد کا راوی یعنی صحابی کو حذف کر دیا گیا ہو۔ ڈاکٹر، محمود الطحان، تیسیر مصطلح الحدیث، ادارۃ الرشید، کراچی، ص ۱۱۸۔ منقطع حدیث: وہ حدیث جس کی سند متصل نہ ہو، یعنی سند میں انقطاع ہو، چاہے جس طریقہ پر انقطاع ہو۔ ص ۱۲۸۔ موصول حدیث: وہ حدیث جس کی سند متصل ہو، خواہ وہ روایت مرفوع ہو یا موقوف، اس کو متصل حدیث بھی کہتے ہیں۔ ص ۲۳۵۔ توابع تابع کی اور شواہد شاہد کی جمع ہے، غریب اور منفرد حدیث کے راوی لفظ اور معنی میں یا صرف معنی میں دوسرے راوی کی موافقت اور مشارکت کریں، اگر صحابی ایک ہو تو متابع ہے اور اگر صحابی مختلف ہو تو اس کو شاہد کہا جاتا ہے۔ ص ۲۴۴

[13] Sindhi, Abid bin Ahmad Ali, Mawhib ul latifah, Damascus, Dar AL Nawader, vol 1, p 03

لکھی جو کہ برصغیر میں کافی مقبول ہے۔ "المواہب اللطیفہ شرح مسند ابی حنیفہ" جو کہ شیخ عابد سندھی کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے، علمی دنیا کی ایک نادر و نایاب یہ شرح کچھ عرصہ قبل ڈاکٹر تقی الدین ندوی کی تحقیق سے زیور طباعت سے آراستہ ہوئی ہے، اس شرح میں احناف کے استدلالات کو کثیر احادیث سے مضبوط کیا ہے، اور تنقیح و تصحیح کرکے بہت سے ایسے مسائل کی نادر تحقیق کی ہے جو کہ دیگر شروحات میں خال خال نظر آتی ہے۔

"المواہب اللطیفہ" کا اسلوب:

المواہب اللطفیہ مسند امام ابو حنیفہ کی سب سے جامع و مستند شرح ہے، اس شرح میں کثیر صحیح احادیث کے ساتھ فقاہت، وذکاوت، علم و دانش کے گوہر نایاب و جوہر آبدار موجود ہیں۔ یہ شرح لکھتے ہوئے شارح موصوف نے کثیر کتب احادیث و کتب اسماء رجال، شروحات احادیث، کتب تفاسیر و معتبر فقہی کتب سے استفادہ کیا ہے۔ اس میں شارح نے یہ نہج و اسلوب اختیار کیا کہ حدیث کو ذکر کرنے کے بعد مختلف کتب احادیث میں اگر وہ روایت موجود ہے تو اس کی تخریج کرتے ہیں، اور شواہد و توابع بھی بیان کر دیتے ہیں، روایت کرنے والے صحابی کے مختصر احوال و تعارف کے ساتھ ساتھ سند حدیث پر بھی کلام کرتے ہیں یعنی سند میں موجود راوی کا احوال بیان کرتے ہوئے اس کے ثقہ یا ضعیف ہونے کی بھی صراحت کرتے ہیں، حدیث میں موجود مشکل و غریب الفاظ کی توضیح و تشریح کرتے ہیں، بعض اوقات لغوی، نحوی اور صرفی ابحاث بھی کرتے ہیں، عربی اشعار کو بھی بطور دلیل نقل کرتے ہیں، حدیث سے مستفاد فوائد و مسائل کے ساتھ فقہی احکام بیان کر دیتے ہیں، بسا اوقات مذاہب اربعہ کو بھی ذکر کرتے ہوئے احناف کے موقف کی تائید میں بکثرت دلائل نقل کرتے ہیں ہیں، بعض اوقات مختلف فیہ مسائل پر اپنی تحقیق پیش کر دیتے ہیں، احادیث میں موجود الفاظ کی مناسبت سے واقعات و سیرت رسول بھی بیان کرتے ہیں، شرح ملا علی قاری کے تسامحات کے ساتھ بعض دیگر شروح کے متعلقہ تسامحات بھی بیان کرکے اصلاح کر دیتے ہیں، بعض اوقات کتب تصوف سے صوفیانہ نکات نقل کر دیتے ہیں، خصوصاً اس شرح میں شیخ عابد سندھی نے محدثین کے نہج و اسلوب کو اختیار کیا ہے، تخریج حدیث و متعارض احادیث کا بیان، اسماء الرجال، مشکل الفاظ کی معانی، فقہی احکام کے ساتھ ساتھ علمی لطائف و نادر نکات سے مرصع یہ شرح علمی و تحقیقی ابحاث میں کثیر شروحات احادیث سے فائق ہے۔

المواہب اللطیفہ شرح مسند امام ابی حنیفہ کی امتیازی خصوصیات

تخریج احادیث کے ساتھ توابع و شواہد کا ذکر:

شیخ عابد سندھی کی کتب احادیث پر گہری نظر تھی، صحاح ستہ سمیت کثیر کتب احادیث زیر مطالعہ رہتی تھیں، اس شرح میں علم حدیث میں آپ کی قابلیت کے جوہر کھل کے سامنے آجاتے ہیں، آپ مسند امام ابی حنیفہ میں موجود حدیث کی تخریج کے لیے صحاح ستہ و معروف کتب احادیث سے استفادہ کرتے ہیں، اگر حدیث کے توابع یا شواہد موجود ہیں اس کو بھی نقل کر دیتے ہیں یعنی شارح موصوف نے تخریج حدیث میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت ہونے نہیں دیا، مثلاً مسند ابی حنیفہ میں

حدیث ہے: "عن محمد بن منصور بن أبي سليمان البلخيّ، ومحمد بن عيسى، ويزيد الطوسيّ، عن القاسم بن أُميَّةَ الحذاء العدوِيِّ، عن نوح بن قيس، عن يزيد الرَّقاشي، عن أنس بن مالك، قال: قُلنا: يا رسول الله، لمن تَشْفَعُ يومَ القيامة؟ قال: «لأهل الكبائر، وأهل العظائم، وأهل الدّماء»" حضرت انس بن مالک سے مروی حدیث ہے: ہم نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کی: یارسول اللہ قیامت کے دن کن لوگوں کے لیے شفاعت ہو گی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہ والوں، بڑے بڑے جرائم کرنے والوں اور خون بہانے والوں کے لیے۔

اس حدیث کے حوالے سے لکھتے ہیں: حضرت انس بن مالک کی یہ روایت کتب احادیث میں مختلف سندوں سے موجود ہے، سنن ابی داود، صحیح ابن حبان، ترمذی وغیرہ نے اس حدیث کو اپنی کتب میں بیان کیا ہے، جبکہ امام بیہقی نے "بعث و النشور" میں بھی اس حدیث کو نقل کیا، مزید تحریر کیا کہ مجھے اس حدیث کے توابع اگرچہ نہیں ملے مگر حدیث انس کے شواہد کثیر ہیں جیسا کہ امام ترمذی اور ابن ماجہ اس حدیث کو حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں، اور البعث میں امام بیہقی نے حضرت جابر و کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے، اسی طرح طبرانی نے کبیر میں ابن عباس، عبداللہ بن بسر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے یہ روایت نقل کی جبکہ اوسط میں بھی عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً حدیث نقل کی ہے، اسی طرح حضرت معاذ اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہما سے امام احمد و طبرانی نے بھی یہ روایت بیان کی ہے، امام ترمذی نے عوف بن مالک سے یہ روایت مرفوعاً بیان کی ہے۔[14]

رواۃ حدیث کا احوال و تعارف مع نقد و جرح:

شیخ عابد سندھی علم حدیث کے ساتھ اصول حدیث و اسماء الرجال پر بھی خوب نظر رکھتے تھے، اس طرح رجال حدیث کے متعلق عدالت، حفظ اور ضبط و مراتب توثیق و تنقید میں خوب علمی جواہر پیش کئے ہیں جو کہ اس فن میں آپ کی علمی تبحر کے آئینہ دار ہیں۔ مذکورہ حدیث کی سند پر تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ تین راوی (عن محمد بن منصور و محمد بن عیسی اور یزید طوسی) کے احوال کتب اسماء الرجال و دیگر شروحات میں نہیں ملے، شاید اللہ کریم مجھے ان کے احوال سے باخبر کرے۔ (عن قاسم بن امیۃ الحذاء العدوی) یہ بصرہ سے تعلق رکھتے تھے، معتمر اور حفص بن غیاث اور کثیر لوگوں سے روایت کرتے ہیں، اور ابو زرعہ اور ابو حاتم سمیت ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ ابن ملقن نے کہا یہ صدوق و ثقہ ہیں، حافظ ابن حجر نے تقریب میں لکھا: ابن حبان نے بغیر کسی پختہ دلیل کے ان کو ضعیف قرار دیا۔ سند کے دوسرے راوی (عن نوح بن قیس) بن رباح ارزدی ان کی کنیت ابو روح النصری تھی، امام ذہبی نے کہا یہ نیک شخص تھے اور ان کو امام احمد بن حنبل اور ابن معین نے ثقہ قرار دیا۔ امام ابوداود نے کہا ان میں تشیع کا غلبہ تھا اور مجھے یہ خبر پہنچی کہ یحیٰ نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے، امام نسائی کے

[14] Ibid. vol 1, p 280

بقول ان میں کوئی نقص نہیں، ان کا انتقال ۱۸۳ یا ۱۸۴ ہجری میں ہوا۔ (عن یزید رقاشی) یزید بن ابان رقاشی، ان کی کنیت ابو عمر والبصری، ان کا شمار بصرہ کے زاہد لوگوں میں ہوتا ہے، یہ فضل بن عیسی بن ابان کے چچا تھے، اپنے والد اور انس سے روایت کرتے ہیں، اعمش، حماد بن سلمہ، ابو زناد، صالح مری اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ شعبہ نے ان پر کلام کیا اور کہا ان سے روایت کرنے سے بہتر ہے میں سند کو منقطع کردوں، فلاس کے مطابق یہ قوی نہیں، ابن معین نے ضعیف قرار دیا۔ ان کے متعلق مواعظ، خوف، رونے کی حکایات مشہور ہیں، اشعث حدانی اور ثابت بنانی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگ ان کی متابعت کرتے ہیں۔ (عن انس بن مالک) انس بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری، نجاری، ان کی کنیت ابو حمزہ مدنی تھی، بصرہ کو مسکن بنایا اور بصرہ میں انتقال ہونے والے آخری صحابی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے خادم خاص تھے، اور دس سال تک خدمت اقدس میں رہے، ابن سعد نے لکھا بدر میں شریک ہوئے، ہزار ہا روایات ان سے مروی ہیں، یہ صحابہ کی جماعت سے روایت کرتے تھے، اور ان سے بنو موسی، نضر، ابو بکر اور حسن بصری، ثابت بنانی، سلیمان تیمی، اور روایت کرنے والوں کی اتنی تعداد ہے جن کا شمار ممکن نہیں۔ عجلی نے کہا: ان کو برص ہوا تھا، رسول اکرم ﷺ نے مال و اولاد میں برکت کی دعا دی جو کہ مقبول ہوئی سو سے زائد اولاد ہوئی، عمر میں اتنی برکت ہوئی کہ اپنے ہاتھوں سے سو سے زائد اولاد کو دفنایا، انصار میں زیادہ مالدار تھے، ۹۰ ہجری یا اس کے بعد ان کا انتقال ہوا، ان کی عمر سو سال سے تجاوز کر گئی تھی۔[15] شیخ عابد سندھی شرح میں اگر توابع و شواہد پیش کرتے ہیں تو ان کی اسناد میں بھی اگر کلام ہو تو بیان کرنے کے ساتھ حدیث کا حکم بھی بیان کر دیتے ہیں، جیسے حضرت ابن عباس سے مرفوع روایت طبرانی نے کبیر میں نقل کی اس کی سند میں موسی بن عبدالرحمٰن صنعانی ہیں جو وضاع ہیں۔ طبرانی نے اوسط میں ابن عمر سے مرفوع روایت نقل کی، اس سند میں حرب بن سریج میں ضعف ہے، نیز بعض نے ان کو ثقہ بھی کہا ہے، باقی رجال حدیث صحیح ہیں۔ احمد و طبرانی نے معاذ و موسی اشعری رضی اللہ عنہما سے جو روایت کی اس کی اسناد کے رجال میں کلام نہیں سوائے عاصم بن ابی النجود کے، ان کی توثیق بھی کی گئی ہے، مگر درست یہ کہ ان میں ضعف ہے۔[16]

کتب احادیث پر گہری نظر، احادیث سے مستنبط علمی نکات و فوائد:

مذکورہ بالا روایت میں موجود کبائر لفظ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کبائر کبیرۃ کی جمع ہے، کبیرہ گناہ کس کہتے ہیں اس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ وضاحت کی کہ ہر وہ کام کبیرہ ہے جس میں اللہ کی نافرمانی ہو، ابن جریر نے اس کو نقل کیا، حضرت ابن عباس سے ایک اور تعریف تفسیر ابن حاتم میں منقول ہے: جس عمل پر اللہ تعالی نے جہنم کی وعید سنائی وہ

(15) Ibid. vol 1, p 283

(16) Ibid. vol 1, p 279

کبیرہ ہے، نیز سعید بن جبیر نے اس تعریف پر ان سے موافقت کی ہے۔ابن جریر اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ ہر وہ گناہ جس کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اختتام آگ، غضب، لعنت یا عذاب کے الفاظ کے ساتھ کیا ہو وہ کبیرہ گناہ ہے۔ کبیرہ گناہ کی ایک تعریف ابن جریر نے ضحاک سے نقل کی کہ ہر وہ کام جس کے کرنے پر اللہ تعالی نے جہنم کی سزا قرار دی ہو، یا وہ عمل جس کے کرنے پر حد لگے وہ کبیرہ گناہ ہے۔اس طرح مختلف احادیث سے کبیرہ گناہ کی وضاحت کرنے کے بعد کبیرہ گناہ کے حوالے سے تقریباً ۱۸۶احادیث نقل کر کے ۱۳۸کبیرہ گناہ بیان کئے، مزید لکھتے ہیں: میں نے یہ ۱۳۸ کبیرہ گناہوں کی فہرست ان احادیث سے مستنبط کی ہے، جو کہ مجھے مستحضر تھیں جبکہ علامہ ابن حجر ہیتمی نے کبیرہ گناہوں پر ایک کتاب تالیف کی جس کا نام "الزواجر عن اقتراف الکبائر" ہے اس میں شاید ۵۰۰ کے قریب کبیرہ گناہ نقل کئے ہیں، وہ کتاب اس وقت میرے پاس موجود نہیں۔[17] مزید لکھتے ہیں: کبیرہ گناہ کی تعریف میں اہل علم کا اختلاف ہے، اس پر بھی مختلف کتب سے اقوال ائمہ نقل کرنے کے بعد جمہور کی تعریف کو بالتفصیل بیان کر دیا ہے۔

شارح موصوف نے اس شرح کے کثیر مقامات کو علمی نکات و تحقیقی نگارشات سے مزین کیا ہے جیسا کہ دیدار باری تعالیٰ پر مفصل بحث کرتے ہوئے ۱۸ صحیح احادیث نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ اس باب میں کثیر احادیث موجود ہیں مگر ہم نے اختصاراً صرف ۱۸احادیث بیان کی ہیں۔[18] رسول اکرم ﷺ کا وضو ۲۸ صحابہ کرام نے بیان کیا ان کے نام اور کتب احادیث کی صراحت کر دی۔[19] جمعہ کے دن غسل کی ترغیب و فضیلت پر ۲۲ صحابہ کرام سے ۲۵ روایت بیان کیں۔[20] شفاعت و مقام محمود پر کثیر احادیث و نفیس تحقیق فرمائی کہ شفاعت و اقسام شفاعت پر احادیث کثیر ہیں، حد تواتر تک موجود احادیث کا تقاضا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کو تسلیم کیا جائے۔[21] عذاب قبر حق ہے اس پر کثیر احادیث موجود ہیں، شیخ عابد سندھی نے عذاب قبر پر ۴۵ احادیث پیش کی، ان احادیث کے رواۃ پر کلام ہے تو وہ نقل کرنے کے بعد حدیث کی فنی حیثیت بھی واضح کر دی ہے۔[22] ایک جگہ لکھتے ہیں: محقق کے لیے لازم ہے اگر حدیث کو روایت کرے تو دیکھ لے سند میں کذاب یا وضاع تو موجود نہیں اگر ہیں تو اس حدیث کو روایت کرنے سے گریز کرے، جمہور کے نزدیک

[17] Ibid. vol 1, p 298
[18] Ibid. vol 1, p 310
[19] Ibid. vol 1, p 450
[20] Ibid. vol 3, p 50
[21] Ibid. vol 1, p 238
[22] Ibid. vol 3, p 380

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 1 || January –June 2021 || P. 22-38
https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar2

موضوع روایت بیان کرنا حرام ہے چاہئے وہ احکام، قصص یا ترغیب کے باب میں ہو، نیز اس کے ساتھ شارح موصوف نے موضوع احادیث پر نفیس علمی گفتگو کی ہے۔[23] عوام میں مشہور حدیث کہ گلاب کا پھول حضور اکرم ﷺ کے پسینہ سے پیدا ہوا، یہ روایت باطل اور اس کی اصل نہیں۔[24] کفار کے کمسن بچے کہاں جائیں گے اس بارے میں ۱۹ اقوال مع احادیث ذکر کرنے کے بعد مختار و صحیح قول پر بخاری، احمد، بزار، ابی یعلی، اور عبدالبر کی روایات ذکر کیں کہ وہ جنت میں جائیں گے۔[25] اقامت جمعہ کے لیے کتنے افراد ہونے چاہیے ہیں ۱۵ اقوال ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک کم از کم امام کے علاوہ تین افراد ہوں یہ درست ہے پھر اس موقف پر آیات واحادیث سے استدلال کرتے ہیں۔[26] بعض اوقات احادیث کی شرح کرتے ہوئے اس قدر کثیر فوائد و نکات حدیث سے مستنبط کرتے ہیں گویا اس موضوع پر ایک جامع رسالہ ترتیب دیا گیا ہے۔

فقہی مذاہب کا بیان:

فقہ میں شیخ عابد سندھی کمال درک رکھا کرتے تھے، فقہ میں تبحر یہ کہ فقہ حنفی کی عظیم کتاب در مختار کی سب سے ضخیم شرح تحریر کی جو کہ طوالع الانوار شرح الدر المختار کے نام سے معروف ہے، فقہ حنفی کا یہ عظیم انسائیکلوپیڈیا مخطوطے کی صورت میں ۸ جلدوں پہ تقریباً چھ ہزار سات سو بیس (۶۷۲۰) صفحات پر مشتمل ہے جس کے ہر ورق میں سینتیس (۳۷) سطریں ہیں۔[27] اس ضخیم علمی نگارشات سے شارح موصوف کی فقاہت وذہانت خوب عیاں ہوتی ہے، شیخ عابد سندھی نے مواہب اللطیفہ میں جگہ بہ جگہ فقہی تحقیقات وو قیع نگارشات سے مختلف مذاہب کے موقف کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: وتر میں علمائے کرام کا ۱۳ اعتبار سے اختلاف ہے، یعنی اس کے واجب ہونے، تعداد رکعت، شرط نیت کے لازم ہونے، اس میں قراءت کے خاص ہونے، اس سے پہلے شفع کے شرط ہونے، اس کے آخری وقت، سواری پر پڑھنے، اس کی قضاء، دعائے قنوت پڑھنے، دعائے قنوت پڑھنے کے محل، قنوت کے لفظوں میں، اس میں فصل و وصل یعنی کیفیت وتر میں، اس کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے کہ نہیں، ان ۱۳ مقامات پر نماز وتر میں اختلاف

---

(23) Ibid. vol 1, p 366

(24) Ibid. vol 5, p 481

(25) Ibid. vol 1, p 137

(26) Ibid. vol 3, p 61

(27) Fahmi, Adam Qarati, Fehras Makhtotat, Istanbual, Qasar topkapi, Markaz Tahqeeq Makhtotat, vol 2, p 590

ہے۔مزید لکھتے ہیں: وتر کے واجب ہونے کے قائل صرف امام ابو حنیفہ ہی نہیں جیسا کہ امام غزالی نے گمان کیا بلکہ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں حضرت سعید بن مسیب، ابی عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود اور ضحاک رضی اللہ عنہم سے مروی روایات نقل کی ہیں جو کہ اس کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ مصنف میں مجاہد سے بھی منقول ہے کہ وتر واجب ہے فرض نہیں، اور ابن عربی نے مالکیہ کے اصبغ سے یہی نقل کیا ہے، امام سحنون مالکی نے بھی اس کی مواقفت کی ہے، حافظ ابن حجر کے مطابق انہوں نے امام مالک کے اس قول کو اختیار کیا ہے کہ جو شخص وتر چھوڑ دے اس سے تادیبی کارروائی کی جائے اور اس کی گواہی بھی مجروح ہے، نیز ان کے علاوہ مالکی ائمہ کی ایک تعداد وتر کے سنت ہونے کے قائل ہے۔ صحیح قول کے مطابق امام ابو حنیفہ اس کے واجب ہونے کے قائل ہیں جیسا کہ محیط میں ہے، اور خانیہ میں مذکور ہے یہ صحیح ترین قول ہے، ان کے مذہب سے ظاہر بھی یہ ہوتا ہے جیسے مبسوط میں بیان ہوا، نیز ان سے وتر کے فرض اور سنت ہونے کے اقوال بھی منقول ہیں، مشائخ نے ان کے اقوال میں تطبیق اس طرح دی کہ عملی اعتبار سے وتر فرض، اعتقادی اعتبار سے واجب، ثبوت کے اعتبار سے سنت ہیں، کسی ایک نے یہ تطبیق دی کہ یہ عملی، اعتقادی و بطور دلیل سنت ہیں، مگر یہ سنت مؤکدہ یعنی تمام سنن سے زیادہ مؤکد ہیں۔ مزید یہ کہ شوافع کے مذہب بھی بیان کر دیا: شوافع کے نزدیک وتر رسول اکرم ﷺ کے ساتھ فرض خاص تھے، ان کی دلیل مسند احمد، سنن دار قطنی، اور مستدرک کی حدیث ہے، جبکہ اب شوافع کے مطابق وتر ہمارے لیے سنت ہیں۔[28]

قلتُ'' کے ساتھ زیرِ بحث مسئلے پر تبصرہ:

شیخ عابد سندھی کثیر مقامات پر قلتُ یا پھر اعتراضات قائم کر کے کے نفیس علمی ابحاث سے اہل علم کی تسکین کرتے نظر آتے ہیں، جیسے حدیث میں ہے: «أنتَ ومالُكَ لأبيكَ» یعنی تو اور تیرا مال تیرے والد کے لیے ہے: اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: اس حدیث میں ابن ماجہ، طحاوی، بزار اور امام شافعی نے امام کی متابعت کی ہے، بقول بزار کے یہ حدیث ابن منکدر سے مرسلاً مروی ہے، اس مرسل روایت کو امام شافعی نے بھی نقل کیا ہے، اس حدیث کے حوالے سے امام بیہقی نے معرفۃالسنن والاثار میں لکھا: بعض لوگوں نے موصولاً اس حدیث کو روایت کیا ہے اس سند میں حضرت جابر کا ذکر کرنا خطا ہے۔ اس پر عابد سندھی نے ''قلتُ'' میں کہتا ہوں کے ساتھ امام بیہقی کے اس قول پر علمی گرفت فرمائی، قلتُ: یہ ظلم عظیم ہے کہ احادیث کے طرق کو دیکھے بغیر خطا کا حکم لگا دینا، اس طرح کا حکم لگانے سے قبل حدیث کے تمام طرق جمع کر کے دیکھ لیے جاتے، اور یہ بھی دیکھ لیا جاتا کہ کون اس حدیث کو مرسلاً، موصولاً، مرفوعاً، روایت کر رہا ہے۔ اگر ان میں کوئی راوی زیادہ قوی ہے یا عدد کے اعتبار سے زیادہ راجح ہے تو روایت پر مرجوح کا حکم شذوذ یا انکار کے ساتھ لگایا جاتا ہے، جبکہ یہاں معاملہ بالکل برعکس ہے، اگر کسی کو انصاف سے کچھ تعلق ہے یا تعصب سے خالی ہے وہ اس حدیث کے کثیر طرق پر مطلع ہو گا، پھر شیخ

---

(28) Sindhi, Abid bin Ahmad Ali, Mawhib ul latifah, vol 3, p 113

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 1 || January –June 2021 || P. 22-38
https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar2

عابد سندھی نے ابن حبان، ابوداود، ابن ماجہ، احمد، حاکم، طبرانی، بزار وغیرہ ائمہ حدیث سے کافی احادیث نقل کرکے اس حدیث پر سے اعتراضات کو رفع کئے ہیں۔ (29)

الفاظ حدیث کی لغوی، صرفی اور نحوی تحقیق:

شیخ عابد سندھی لغت و ادب بھی کافی کمال کی مہارت رکھتے تھے، بعض اوقات حدیث کی شرح کرتے ہوئے ائمہ لغت کے اقوال سے لفظ کی وضاحت کرتے ہیں، مثلاً حدیث میں ہے: «وَيلٌ للعَرَاقيب من النّار» یعنی خشک ایڑیوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔ لفظ ویل کی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: صحیح ابن حبان میں ابو سعید سے مرفوع حدیث کے مطابق ویل جہنم میں ایک وادی ہے۔ مزید لغوی تحقیق یہ کہ ویل کی اصل وی اور یہ کلمہ ذم ہے، کہا جاتا ہے وی لفلان اور یہ کثرت استعمال کی بنا پر لام وی سے مل گیا اور اب یہ لفظ عام طور پر ویل ہو گیا۔ اصمعی کے مطابق ویل مخاطب کے فعل کی قباحت کے لیے بولا جاتا تھا، امام راغب کے مطابق ویل قباحت کے لیے استعمال ہوتا اور کبھی حسرت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، مزید لکھا کہ داودی کہتے ہیں ویل، ویح اور ویس یہ کلمات اہل عرب مذمت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ حدیث کے دوسرے لفظ عراقیب کی وضاحت اس طرح کی یہ عرقوب کی جمع ہے، قدم اور ٹانگ کے جوڑ پر اُبھرا ہوا حصہ، یعنی ایڑی کا اوپری حصہ، نیز اکثر احادیث میں اعقاب لفظ بھی استعمال ہوا ہے، یہ عقب کی جمع ہے جس کا مطلب ہے انسان کی ایڑی کے اوپر کا پٹھا۔ العراقیب یا الاعقاب میں الف، لام عہد ذہنی ہے، امام بغوی کہتے ہیں: ''اس کا معنی یہ ہے کہ ویل ہو ان ایڑیوں والوں کے لئے جو اس کے دھونے میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں، اعقاب یا عراقیب میں الف لام عام مطلق نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ تمام ایڑیوں کو شامل ہو جائے گا چاہیے جن کو پانی پہنچا یا نہیں پہنچا، یہ درست نہیں، اور ایڑیوں کو خاص اس وجہ سے کیا گیا کہ عام طور پر اس سے غفلت بھرتی جاتی ہے۔ (30) اس طرح بعض اوقات نحوی حوالے سے بھی احادیث کے الفاظ کی وضاحت کر دیتے ہیں، جیسے «أذهب البَاسَ رَبَّ النّاس، اشْف أَنتَ الشَّافي، لا شفَاءَ إلّا شفاؤُك، شفاءً لَا يُغَادرُ سَقَمًا» اس حدیث کے تحت شرح میں لکھتے ہیں: (ربَّ) یہ منادی مضاف کی وجہ سے منصوب ہے، اس کے حرف ندا کو حذف کیا گیا ہے اصل میں یا (رب) النَّاس ہے، (لَا شفَاءَ) مبنی بر فتح ہے اس کی خبر محذوف ہے، وہ لنا یا لہ ہے۔ (إلا شفَاؤُكَ) مرفوع ہے یہ (لَا شفَاءَ) کا بدل ہے، (شفَاءً) یہ (اشْف) کا مصدر منصوب ہے، اس کو مرفوع کرنا بھی جائز ہے اس صورت میں یہ مبتدا محذوف کی خبر بنے گا۔ (31)

---

(29) Ibid. vol 7, p 08

(30) Ibid. vol 1, p 462

(31) Ibid. vol 6, p 457

اشعار سے استدلال واشعار کا بر محل استعمال:

شیخ عابد سندھی عربی ادب پر بھی خوب گہری نظر رکھتے تھے، شرح بیان کرتے ہوئے جابجا موقع کی مناسبت سے اشعار کو نقل کرتے ہیں، حدیث میں حضرت عبداللہ بن رواحہ کا تذکرہ ہوا توان کے بارے میں لکھا: جب حضور اکرم ﷺ عمرۃ القضاء کی ادائیگی کے لئے مکۃ المکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ آپ ﷺ کے آگے آگے یہ اشعار گنگاتے ہوئے چل رہے تھے:

خَلّوا بَنِي الكُفّار عن سَبيله　　　اليومَ نَضرِبكم على تاويله
ضَربا يزيل الهام عن مقيله　　　ويذهل الخليل عن خليله

اے اولاد کفار! آپ ﷺ کے راستے سے ہٹ جاؤ آج ہم تمھیں ایسی مار ماریںگے کہ کھوپڑیاں تن سے جدا ہو جائیں گی اور دوست اپنے دوست کو بھول جائیگا۔ اس پر حضرت عمر فاروق نے فرمایا: عبداللہ بن رواحہ! اللہ کے حرم میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ اشعار پڑھتے ہو، اس پر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ رجزیہ اشعار دشمن پر تیر اندازی سے بھی زیادہ مؤثر ہیں۔[32]

تسامحات کا ذکر:

مسند میں حدیث ہے: **عن مَنصُور، عن أبي وَائل، قال: رأيتُ رسولَ اللهِ** ﷺ **«يبولُ علَى سباطةَ قوم قائماً»** یعنی ابو وائل نے روایت کی کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو قوم کے کوڑا پھینکنے کی جگہ پر کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔ اس حدیث کی شرح میں لکھا کہ اس حدیث کو روایت کرنے والے وائل ہوں یہ ممکن ہی نہیں، یہ شدید غلطی ہے کیونکہ ابو وائل تابعی تھے، ان کی حضور ﷺ سے ملاقات ثابت نہیں، جبکہ بخاری واصحاب سنن اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کرتے ہیں کہ منصور عن ابی وائل عن حذیفہ، جبکہ دوسری سند میں بھی عن اعمش عن ابی وائل عن حذیفہ ہے، شاید کاتب سے حذیفہ رہ گیا ہو یا نقل کرنے میں سہو ہوا ہو۔[33] اس طرح بعض اوقات احادیث کے الفاظ میں تسامح یا سہو ہو اس کو بھی بیان کر دیتے ہیں، قرض میں تنگ دست کو مہلت دینے والی حدیث کے آخری لفظ پر گرفت فرمائی: **فقال أبُو مسعُود الأنصاريُّ: وأشهَدُ علَى رسول اللهِ** ﷺ**، أَنَّهُ سَمِعَهُ منهُ** یہ غلطی ہے اصل میں درست الفاظ یہ ہیں: **إنّي سَمِعتُه مِنْهُ** مسلم میں یہ حدیث: **هَكَذَا سَمِعْنَاهُ من رسول الله** ﷺ اور **فقال أبو مَسعُود: وأنا سَمِعْتُهُ يقول ذالك** ان الفاظ

(32) Ibid. vol 1, p 99

(33) Ibid. vol 1, p 393

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 1 || January –June 2021 || P. 22-38
https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar2

سے مروی ہے۔[34] مسند کی حدیث ہے: **قال رسولُ اللهِ ﷺ: "ما من مَیّت یَمُوتُ له ثَلاثٌ من الوَلد، إلاّ أدخَلَه اللهُ تعالَی الجنۃَ** یعنی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی فوت ہوا اس کے تین بچے اس سے پہلے انتقال کر گئے تو اللہ کریم اسے داخل جنت فرمائے گا۔ اس روایت کے لفظ مَا من مَیّت یَمُوتُ حارثی اور ابوالمظفر نے مسند میں یہ لفظ نقل کئے ہیں اور ملا قاری نے بھی شرح مسند میں یہ لفظ بیان کئے ہیں یہ درست نہیں بلکہ مَا من **مسلم یَمُوتَ**۔۔۔ الخ حدیث کے یہ لفظ درست ہیں، اور ان الفاظ کو دوسرے محدثین نے بھی نقل کئے ہیں، نیز کاتب نے کتابت میں اغلاط فاحشہ کی ہیں، بہت سے مقامات پر ہم نے تنبیہ کی ہے۔[35]

سیرت نبی ﷺ کے واقعات:

مسند امام ابی حنیفہ میں موجود احادیث میں بیان کردہ اجمالی واقعات کی تفصیل بیان کر دیتے ہیں، اس شرح میں شیخ عابد سندھی نے نزول قرآن، فتح مکہ، فتح خیبر، بنو قریظہ کے یہود کے ساتھ معاملہ، غزوہ خندق، جنگ یمامہ کا احوال، حضور اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کیے، حج کیا تو وہ حج افراد، تمتع یا قران تھا، نکاح صفیہ، نکاح زینب، نکاح میمونہ، بعثت کی تاریخ، بعثت کے وقت آپ کی عمر کتنی تھی اس پر تحقیق، رسول اکرم ﷺ کی وصال کی تاریخ، ایمان والدین مصطفی پر نفیس بحث، ردیف نبی ۵۰ تھے، فضائل صحابہ، حضرت خدیجہ کے فضائل، فضائل عائشہ وان کے نکاح کے بارے میں تحقیق، قصہ افک، عورتوں میں افضل کون وغیرہ مختلف سیرت کے اہم واقعات و مختلف ابحاث سیرت کو معتمد و مستند کتب سیرت سے نقل کر کے اہل علم کی تشنگی کو دور کر دیتے ہیں۔

عمدہ نکات ولطائف:

شیخ عابد سندھی علم حدیث و فقہ سے ممارست کے ساتھ ساتھ تصوف سے بھی کچھ لگاؤ رکھتے تھے، اس شرح میں بھی موقع مناسبت سے صوفیانہ نکات و لطائف ذکر کرتے ہیں، ایک جگہ شکر کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں: منعم کی نعمتوں کے سبب زبان وجوارح وغیرہ سے تعظیم و تعریف کرنا شکر ہے، محی الدین عربی کے نزدیک قلیل چاہیے کثیر پر حمد وثنا کرنا شکر ہے، شکر کے تین مراتب ہیں معرفت نعمت، اس کو تسلیم کرنا، اس کا اثبات یعنی اظہار نعمت بھی ہو۔ مزید لکھا کہ جنید بغدادی بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ ان کے ماموں سری سقطی نے پوچھا بیٹا شکر کسے کہتے ہیں تو جواب دیا کہ اللہ کی نعمتوں کے

---

[34] Ibid. vol 5, p 409

[35] Ibid. vol 3, p 332

ذریعے اس کی نافرمانی نہ کرنا شکر ہے۔[36] ایک حدیث کے تحت بھوک کے فضائل بیان کرتے ہوئے ارباب تصوف کے اقوال نقل کئے کہ یحیٰ بن معاذ فرماتے ہیں: رغبت رکھنے والوں کی بھوک تنبیہ، تائبین کی بھوک امتحان، مجتہدین کی بھوک کرامت، صابرین کی بھوک سیاست، زاہدین کی بھوک حکمت کے طور پہ ہوتی ہے۔ سلیمان دارانی فرماتے ہیں، رات کے کھانے سے ایک لقمہ چھوڑ دینا مجھے ساری رات عبادت سے زیادہ پسند ہے، ان کا ایک فرمان یہ ہے: بھوک اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یہ اپنے پسندیدہ بندوں کو عطا کرتا ہے، مزید امام غزالی کی کتاب احیاء علوم الدین سے نقل کرتے ہیں: بھوک قلبی رقت و پاکیزگی، انکساری و عاجزی کا سبب ہے، بھوک کے سبب اللہ کے عذابات وآزمائش کو انسان نہیں بھلاتا، بھوک شہوات وخواہشات میں کمی کا باعث ہے، بھوک کے سبب نیند و کاہلی دور نیز بیداری کی عادت پیدا ہوتی ہے، عبادات میں پختگی و دوام میسر ہوتا ہے مزید یہ کہ صحت و تندرستی وغیرہ بھوک کے ان گنت فوائد ہیں۔[37]

"المواہب اللطیفہ" کے مصادر و مراجع:

شیخ عابد سندھی کا عظیم کتب خانہ جس کا شمار مدینہ منورہ کے چند بڑے کتب خانوں میں سے ہوتا تھا، لہذا المواہب اللطیفہ میں جن مراجع و مصادر کا استعمال کیا گیا ان کی فہرست کافی طویل ہے، شیخ عابد سندھی نے جن کتب سے استفادہ لیا ان میں معروف تفاسیر میں سے تفسیر طبری، خازن، کشاف، تفسیر کبیر، در منثور، بغوی، بیضاوی، ابو سعود، ابن ابی حاتم، قرطبیؒ، احکام القرآن، تفسیر الثعلبی، تفسیر نیشاپوری اور تفسیر القرآن للصنعانی وغیرہ کے حوالہ جات مذکور ہیں۔ کتب احادیث میں صحاح ستہ مع تمام اہم متون احادیث یعنی تقریباً ۵۰ سے زائد متون احادیث سے استفادہ لیا ہے۔ شروحات حدیث میں فتح الباری، عمدۃ القاری، المنہاج شرح مسلم، مرقاۃ المفاتیح، شرح الطیبی، لمعات التنقیح، فیض القدیر، عارضۃ الاحوذی، شرح الکرمانی، معالم السنن، الاستذکار، التمہید وغیرہ کثیر شروحات حدیث کے اقتباسات نظر آتے ہیں۔ کتب اسماء الرجال میں، تہذیب التہذیب، الاستیعاب، تہذیب الکمال، الکامل، سیر اعلام النبلاء، المغنی فی الضعفاء، الاصابہ، الثقات، میزان الاعتدال، طبقات ابن سعد، طبقات المدلسین، کتاب المجروحین، العلل للدار قطنی، ناسخ والمنسوخ، معرفۃ الثقات، الضعفاء الکبیر، العلل المتناہیۃ، الموضوعات وغیر ہم سے مستفید ہوئے۔ کتب فقہ میں فقہ حنفی میں بالخصوص فتح القدیر، بدائع الصنائع، البحر الرائق، در المختار، الہدایۃ، المحیط البرہانی، مبسوط، فتاوی قاضی خان، فتاوی التتار خانیۃ، خزانۃ الروایات، الاشباہ، وغیرہ کے علاوہ دیگر فقہی مذاہب میں المغنی، المدونۃ الکبری، احکام الاحکام، المحلی، شرح المہذب، طرح التثریب وغیرہا کے اقتباسات بھی جگہ بہ جگہ نظر آتے ہیں۔ لغت میں القاموس، النہایہ، المفردات، الفائق لغریب الحدیث وغیر ہم۔ کتب تصوف میں الزہد الکبیر، کتاب الزہد، عمل الیوم

(36) Ibid. vol 1, p 343
(37) Ibid. vol 6, p 27

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 1 || January –June 2021 || P. 22-38
https://doi.org/10.29370/siarj/issue12urduar2

واللیل، احیاء علوم الدین، منہاج العابدین، مدارج السالکین، عوارف المعارف، رسالۃ القشیریہ وغیرہ سے استفادہ لیا، ان کتب کے علاوہ بھی کثیر کتب کے حوالہ جات سے مزین یہ شرح علم حدیث و دیگر علوم میں آپ کے علمی تبحر و عمیق نظر کا روشن باب ہے۔

خلاصہ کلام:

حاصل تحقیق یہ کہ المواہب اللطفیہ شرح مسند ابی حنیفہ علمی تحقیق کا عظیم شاہکار اور شیخ عابد سندھی کی وسعت علمی و فقہی جزئیات پر عمیق نظر کا درخشاں باب ہے، اس شرح میں شارح نے امام اعظم سے مروی روایات کی حتی الوسع تخریج کی اور جہاں جہاں مسند کی حدیث کے توابع و شواہد موجود ہیں اس کو بیان کر کے امام ابو حنیفہ پر منفرد ہونے کے اعتراض کو رفع کیا ہے، مزید یہ کہ حدیث و حدیث کے رواۃ پر شارح کے محققانہ اور تنقیدی کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ شارح کی احادیث کے وسیع ذخیرہ پر گہری نظر تھی، نیز مسائل کے استنباط کے لیے حدیث کی تشریح و توضیح پر بھی کامل قدرت حاصل تھی، اس شرح کی خصوصیات اور امتیازات تو کثیر ہیں، اس مقالے میں اجمالاً بعض خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔